روزنامہ
الفضل ربوہ
213029
CPL 61
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان
جمعہ 29- اکتوبر 1999ء - 19 رجب 1420 ہجری- 29- اخاء 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 246

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دشمن کے لئے دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے بعد مکہ میں شدید قحط پڑا- اور مشرکین پر ہڈیاں اور مردار کھانے کی نوبت آگئی مسلمانوں کا شدید دشمن سردار قریش ابو سفیان مدینہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی حضورؐ کی دعا سے اس قدر بارش ہوئی کہ قریش کی فراخی اور آرام کے دن لوٹ آئے-

(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ روم والدخان)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں- قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے- عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی- اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ رہیں یا نہیں- پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکی بات ہے کہ وہ یقینی ہے' ٹلنے والی نہیں- تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہروقت اس کے لئے تیار رہے- (-) ہروقت جب تک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے- اور ان پر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے' بات نہیں بنتی- جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ حقوق بھی دو قسم کے ہیں- ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد-

اور حقوق عباد بھی دو قسم کے ہیں- ایک وہ جو دینی بھائی ہو گئے ہیں- خواہ بھائی ہے یا باپ یا بیٹا- مگر ان سب میں ایک دینی اخوت ہے- اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی-

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اسی کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو- بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں' تب بھی اس کی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہئے کوئی فرق نہ آوے- اس لئے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہئے- بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے- (-) اللہ تعالیٰ نے کوئی قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو' تو قبول نہیں کروں گا- بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی ہے- حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے- اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہئے- اور حقیقۃً موذی نہیں ہونا چاہئے- شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا- جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو- ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں- خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذا پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے' ایسا ہی بیزار ہے- جیسے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 68)

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی تشویشناک علالت

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور خراب ہے- بلڈ پریشر کل سے کچھ بہتر ہو گیا ہے- مگر حالت خطرے سے باہر نہیں-

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت وسلامتی کے لئے عاجزانہ دعائیں کریں- اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء کامل وعاجل عطا فرمائے- (آمین)

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ-

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے اور ان کی ضروریات کے مطابق زندگی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 85 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں- ابھی اس کالونی کی تکمیل میں دس کوارٹر بننا باقی ہیں- اسی طرح تقریباً چار صد مستحقین احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے-

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات (جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے ہے) سے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔ عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

عرفانِ حدیث نمبر 25

جنت کی ضمانت

حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم مجھے اپنے نفسوں کے متعلق چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب بات کرو تو سچ بولو' جب وعدہ کرو تو وفا کرو جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو' غضّ بصر کرو اور اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔

(مسند احمد جلد5 ص323)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت کی یہ روایت مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم مجھے اپنے نفس سے چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ بہت ہی عمدہ سودا ہے' عظیم الشان سودا ہے۔ رسول اللہ ﷺ جس کو جنت کی ضمانت دیں ممکن ہی نہیں کہ اسے جنت نصیب نہ ہو اور یہ بات آنحضرت ﷺ' اللہ کی منشاء کے بغیر بیان نہیں کرسکتے کیونکہ آپؐ تو جنتیں تقسیم کرنے والے نہیں تھے۔ اللہ نے آپ کو جس چیز میں جتنا مختار بنایا تھا آپؐ اسی کی امانت کا حق ادا کرتے تھے۔ تو امانتوں کی گفتگو ہو رہی ہو تو اور ان جنتوں کی ضمانت دے رہے ہوں جن کی ضمانت دینا آپ کے اختیار میں نہ ہو' یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ پس لازماً یہ حدیث قدسی ہے ان معنوں میں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اجازت دی کہ یہ باتیں کہو اور ضامن ہو جاؤ۔ پس رسول اللہ ﷺ کی ضمانت کے بعد اب غور سے سنیں کہ وہ کیا چھ باتیں ہیں۔

جس وقت بات کرو سچ بولو۔ اب یہ بات جو ہے یہ کتنی آسان اور کتنی مشکل ہے۔ جس وقت بات کرو سچ بولو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ہمیشہ بات کرنے سے پہلے رک کر سوچنا چاہئے کیونکہ انسان کا نفس بہت سی جھوٹ کی ملونی کر دیا کرتا ہے' وہ ملاوٹ شامل ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ سچ نہیں رہتا۔ تو پہلی بات ہی کتنی آسان اور کتنی مشکل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کرو تو میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ مگر پانچ اور باتیں بھی ہیں۔ لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایک شخص کو صرف سچ کی ہدایت کی تھی اور اس سے وعدہ لیا تھا کہ سچ بولو گے اور اس کا انجام یہ ہوا کہ اس کی ساری بدیاں دور ہو گئیں اور ساری نیکیاں اور حسنات اس کو عطا ہو گئیں۔ تو ان میں سے ایک ایک آپ کا فقرہ اس کا ایک ایک لفظ تولنے کے لائق ہے یعنی دل میں اس کو تولیں اور پھر دیکھیں اس کا کتنا وزن ہے۔

جب تم وعدہ کرتے ہو تو اسے پورا کرو۔ اب دراصل یہ سچ بولنے ہی کے آگے شاخسانے ہیں۔ بنیادی چیز حق ہے۔ اگر کوئی انسان سچ بولنے والا ہو تو اس پر لازم ہے کہ جب وہ وعدہ کرے گا تو اسے پورا کرے گا۔

جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو۔ اب یہ ساری باتیں سچ ہی کے بطن سے پھوٹ رہی ہیں۔ سچ بنیادی چیز ہے۔ وہ شجرۂ طیبہ ہے جس کو پھل لگ رہے ہیں اور آنحضرت ﷺ ان پھلدار شاخوں کا ذکر فرما رہے ہیں۔

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ یہ بھی امانت ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی مقصد کے لئے عطا کی ہیں۔ اس لئے امانت کا مضمون یہاں بھی اسی طرح چل رہا ہے۔

پھر فرمایا **غضّ بصر کرو** اب غضّ بصر کا جو عموماً ترجمہ سنتے ہیں یا کرتے ہیں یہ ہے کہ ہر وقت آنکھیں نیچی رکھو حالانکہ ہرگز یہ ترجمہ نہیں ہے۔ **غضّ بصر سے مراد یہ ہے کہ جب نظر اچٹتی ہوئی کسی ایسی جگہ پڑے جہاں وہ نفس میں غلط جذبات پیدا کر رہی ہو تو وہاں سے نظریں پھیر لیا کرو** اور کسی چہرے پر اس طرح نظر ڈال کے نہ دیکھو گویا اس کے حسن کی تلاش میں ہو' اس کے بدن کو اس طرح نظر ڈال کے نہ دیکھو کہ گویا اس کی مخفی زینت کے ابھار کو دیکھ رہے ہو اور اس سے اپنے دل کو ایک قسم کی شہوت کی تسکین دے رہے ہو۔ اس کا نام ہے غضّ بصر۔ اور شرمگاہوں کی حفاظت کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے۔

پھر چھٹی بات یہ فرمائی اور **اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھا کرو** اب ہاتھوں کو روک کر رکھنے کا کیا مطلب ہے۔ پہلی پانچ باتیں تو بالکل صاف سمجھ آ رہی ہیں اب ہاتھوں کو کیوں روکو۔ دراصل جن لوگوں کو عادت ہو کہ وہ مغضوب الغضب ہوں اور بات سوچتے نہیں اور تولتے نہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ کس حد تک ان کا حق ہے کسی کو بدنی سزا دینے کا' کس حد تک نہیں ہے' ان کا ہاتھ از خود چلتا ہے۔ اور بار بار نصیحت کے باوجود جن کو عادت ہو وہ عادت بدل نہیں سکتے۔ وہ مائیں جن کو عادت ہے کوئی بچہ ذرا سی حرکت کر رہا ہے تو ایک دم اس پر ہاتھ مار کے اس کو کھینچتی ہیں یا تھپڑ مار دیتی ہیں اور اس وقت ان کو یہ بھی احساس نہیں ہوتا کہ ملاقات میں بیٹھے ہوئے ہیں' کیا بد اثر پڑ رہا ہے۔ ایک بدتمیزی ہے کہ ملاقات کر رہے ہوں اور اپنے بچوں سے ایسی بدسلوکی کر رہے ہوں اور دماغ میں ان کے یہ ہوتا ہے کہ میرے سامنے یہ حرکت کر رہا ہے اور مجھ پر بد اثر پڑے گا حالانکہ یہ بھی ایک دکھاوا ہے۔

ایسے لوگوں کے متعلق جب میں گہری نظر سے دیکھتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ گھروں میں ان کو چھٹی دی ہوئی ہے ورنہ باہر بھی ایسی حرکتیں نہ کریں۔ گھروں میں یہ عادت ہے جو مرضی کرتے پھریں اور جب ان کی یہ عادت پختہ ہو چکی ہو' راسخ بن گئی جب وہ ملاقات کے وقت ظاہر ہوتی ہے تو اپنے نفس سے شرمندگی مٹانے کے لئے' اپنی بدی پر پردہ ڈالنے کے لئے اس پر سختی کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ بچہ اس قدر گھور کے واپس دیکھتا ہے کہ تم وہی چیز ہو جو گھروں میں تو مجھے چھٹی دی ہوئی تھی کہ جو مرضی کرتا پھروں اور اب تم یہاں مجھ سے یہ سلوک کر رہے ہو۔ ان کی آنکھوں میں اتنا قہر آتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح کوئی پلٹ کے اپنی ماں کو اس قدر غصے اور قہر سے دیکھ سکتا ہے۔ مگر وہ بے چارے بولتے تو نہیں مگر آنکھیں بتا دیتی ہیں' چہرہ بتا دیتا ہے کہ ان سے کیا ہوا ہے۔

تو چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی اس نصیحت پر غور کرنے سے ان تک رسائی ہو جاتی ہے۔ **فرمایا ہاتھ روک کر رکھو۔ جب ہاتھ چلنے لگے اسی وقت روک لو پھر غور کرو پھر فکر کرو کہ کیا معاملہ ایسا تھا کہ اس میں تم ہاتھ اٹھاتے یا نہ اٹھاتے**۔ یہ چھ باتیں فرمائیں' ان کا تم مجھ سے وعدہ کرو تو میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اب بتائیں جنت کی ضمانت کے سوا اور کیا ضمانت ہو سکتی ہے ایسے شخص کو۔ لیکن مرکزی نکتہ وہی ہے جو میں نے عرض کیا ہے کہ جڑیں سچائی میں ہیں اور بعض احادیث میں رسول اللہ ﷺ اس مضمون کو بھی کھولتے ہیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ 10 نومبر 1998ء

شریعت اس کی کامل اور مدلّل
غذا ہے اور دوا ہے اور شفا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ : ریاض محمود باجوہ صاحب

قسط اول

داعیان الی اللہ اور مربیان کو حضرت مصلح موعود کی قیمتی نصائح

26- جنوری 1921ء کو حضرت مصلح موعود...... نے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں جماعت کے مربیان اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے سامنے ایک اہم تقریر فرمائی جس میں نہایت اہم ہدایات دیں۔ یہ پوری تقریر "ہدایات زریں" کے نام سے حضرت میر قاسم علی صاحب نے شائع کر دی تھیں اب یہ تقریر "انوار العلوم" جلد 5 میں شائع ہوئی ہے۔ اس تقریر میں پہلے تو آپ نے بعض اصولی باتوں کا ذکر فرمایا پھر فرمایا کہ "اب میں کچھ فروعی باتیں بتاتا ہوں جو ہر ایک...... کو یاد رکھنی چاہئیں۔

پہلی ہدایت

سب سے پہلے یہ ضروری بات ہے کہ (مربی) بے غرض ہو اور سننے والوں کو معلوم ہو کہ اس کی ہم سے کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ ورنہ اگر (مربی) کی کوئی ذاتی غرض ان لوگوں سے ہو گی تو وہ خواہ نماز پر ہی تقریر کر رہا ہو گا سننے والوں کو یہی آواز آرہی ہو گی کہ مجھے فلاں چیز دے دو (-) واعظوں میں یہ بہت ہی بری عادت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ اپنے وعظ کے بعد کوئی غرض پیش کر کے امداد مانگنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے سننے والوں کے ذہن میں یہ بات داخل ہو گئی ہے کہ وعظ کرنے والے کو کچھ نہ کچھ دینا چاہئے اور اسے ایک فرض سمجھا جاتا ہے۔

یہ ایسی بری رسم پھیلی ہوئی ہے کہ جب کوئی واعظ وعظ کر رہا ہو تو سننے والے حساب ہی کر رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے پاس کیا ہے اور ہم اس میں سے کس قدر مولوی صاحب کو دے سکتے ہیں اور کتنا گھر کے خرچ کے لئے رکھ سکتے ہیں۔ اس رسم کی وجہ یہی ہے کہ عام طور پر مولوی وعظ کے بعد مانگتے ہیں کہ مجھے فلاں ضرورت ہے اسے پورا کر دیا جائے۔ اس کا بہت برا اثر ہو رہا ہے۔ کیونکہ واعظ کی باتوں کو توجہ اور غور سے نہیں سنا جاتا۔

پس واعظ کو بالکل مستغنی المزاج اور بے غرض ہونا چاہئے۔ اگر کسی وقت شامت اعمال سے کوئی طمع یا لالچ پیدا بھی ہو تو وعظ کرنا بالکل چھوڑ دینا چاہئے اور توبہ و استغفار کرنا چاہئے اور جب وہ حالت دور ہو جائے پھر بے غرض ہو کر کھڑا ہونا چاہئے۔ اور وعظ کے ساتھ اپنے اندر اور باہر سے لوگوں پر ثابت کر دینا چاہئے کہ وہ ان سے کوئی ذاتی فائدہ اور نفع کی امید نہیں رکھتا اور نہ ان سے اپنی ذات کے لئے کچھ چاہتا ہے۔ جب کوئی (مربی) اپنے آپ کو ایسا ثابت کر دے گا تو اس کے وعظ کا اثر ہو گا ورنہ وعظ بالکل بے اثر جائے گا۔

اسی طرح دوسرے وقت میں بھی سوال کرنے سے واعظ کو بالکل بچنا چاہئے۔ سوال کرنا تو یوں بھی منع ہے اور کسی مومن کے لئے پسندیدہ بات نہیں ہے۔ لیکن اگر واعظ سوال کرے گا تو یہ سمجھا جائے گا کہ وعظ اسی وجہ سے ہی کرتا ہے۔ پس یہ نہایت ہی ناپسندیدہ بات ہے اور واعظوں کو خاص طور پر اس سے بچنا چاہئے ورنہ ان کے وعظ کا اثر زائل ہو جائے گا یا کم ہو جائے گا۔

دوسری ہدایت

دوسری بات واعظ کے لئے یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ دلیر ہو۔ جب تک واعظ دلیر نہ ہو اس کی باتوں کا دوسروں پر اثر نہیں پڑتا اور اس کا دائرہ اثر بہت محدود رہ جاتا ہے کیونکہ وہ انہی لوگوں میں جانے کی جرأت کرتا ہے جہاں اس کی باتوں پر واہ واہ ہوتی ہے۔ لیکن اگر دلیر ہوتا تو ان میں بھی جاتا جو گالیاں دیتے' دھکے دیتے اور برا بھلا کہتے ہیں اور اس طرح اس کا حلقہ بہت وسیع ہوتا۔ ہماری جماعت کے (مربی) سوال کرنے سے تو بچے ہوئے ہیں اور ان میں سے بہت میں غناء کی حالت بھی پائی جاتی ہے۔ مگر یہ کمزوری ان میں بھی ہے کہ جہاں اپنی جماعت کے لوگ ہوتے ہیں وہاں تو جاتے ہیں اور وعظ کرتے ہیں لیکن جہاں کوئی نہیں ہوتا وہاں نہیں جاتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے دل میں مخفی طور پر واہ واہ سننے کی عادت جاگزیں ہوتی ہے۔ وہ دورے کرتے ہیں اور بیس بیس دفعہ جاتے ہیں مگر انہی مقامات پر جہاں پہلے جا چکے ہیں اور جہاں احمدی ہوتے ہیں اور جس جگہ کوئی احمدی نہ ہو وہاں اس خیال سے کہ ممکن ہے کوئی گالیاں دے یا مارے نہیں جاتے۔ حالانکہ سب سے زیادہ ضرورت انہی مقامات پر جانے کی ہوتی ہے جہاں کوئی احمدی نہ ہو۔ کیونکہ جہاں بیج ڈال دیا گیا ہے وہاں وہ خود بڑھے گا۔ اور جہاں ابھی بیج ہی نہیں پڑا وہاں ڈالنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی بھی یہی سنت معلوم ہوتی ہے کہ کسی ایک جگہ ساری کی ساری جماعت نہیں ہوتی بلکہ متفرق طور پر ہوتی ہے اسی قادیان میں دیکھ لو یہاں کے سارے باشندوں نے تو حضرت مسیح موعود کو نہیں مان لیا۔ بلکہ اشد ترین مخالف یہاں ہی ہیں مگر بٹالہ کے کچھ لوگوں نے آپ کو مان لیا پھر وہاں بھی سب نے نہیں مانا بلکہ اکثر مخالف ہی ہیں۔ پھر لاہور میں کچھ لوگوں نے مان لیا۔ اسی طرح کچھ نے کلکتہ میں مانا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بیج کی طرح صداقت کو بویا ہوا ہے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ صداقت کے مقام اور چھاؤنیاں بناتا جاتا ہے تاکہ ان کے ذریعہ ارد گرد اثر پڑے۔

پس یہ خیال بالکل نادرست ہے کہ فلاں جگہ کے سب لوگوں کو احمدی بنا لیں تو پھر آگے جائیں۔ اگر ایسا ہونا ضروری ہوتا تو قادیان کے لوگ جب تک سب کے سب نہ مان لیتے ہم آگے نہ جاتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا اور نہ ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ بعض ایسی طبائع ہوتی ہیں کہ دس بیس دن میں مان جاتی ہیں بعض اس سے زیادہ عرصہ میں بعض دو تین سال میں اور بعض دس پندرہ سال میں اور ہر جگہ ایسی طبائع کے لوگ ہوتے ہیں۔ اب اگر ان لوگوں کی وجہ سے جنہوں نے لمبے عرصہ کے بعد ماننا ہے دوسری جگہ نہ جائیں گے تو وہاں کے ایسے لوگوں کو جو جلدی ماننے والے ہیں اپنے ہاتھ سے کھو دیں گے اور ان کو اپنے ساتھ نہ ملا سکیں گے۔ مگر ہمارے (داعیان) نے ابھی تک اس بات کو سمجھا نہیں اور اسی کے نہ سمجھنے کی وجہ سے ہزاروں اور لاکھوں آدمی ایسے ہیں جو صداقت کو قبول کرنے سے ابھی تک محروم ہیں۔ اگر سب جگہ ہماری جماعت کے (داعیان) جاتے تو بہت سے لوگ مان لیتے۔ چونکہ ہر جگہ ایسی طبیعتیں موجود ہیں جو جلد صداقت کو قبول کرنے والی ہوتی ہیں اس لئے ہر جگہ (دعوت الی اللہ) کرنی چاہئے۔

یہاں ایک دوست نے بتایا کہ ایک شخص ان کو ریل میں ملا۔ معمولی گفتگو ہوئی اور اس نے مان لیا اور پھر وہ یہاں آیا۔ صرف تین روپے اس کی تنخواہ ہے اور روٹی کپڑا اسے ملتا ہے۔ مگر اس میں بڑا اخلاص ہے اور اخبار خریدتا ہے۔ تو صرف ایک دن کی ملاقات کی وجہ سے وہ احمدی ہو گیا۔

ہمیں دائرہ اثر وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر (مربیان) کی کمزوری کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ (مربی) کو دلیر ہونا چاہئے۔ اس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ (مربی) کی دلیری اور جرأت کا بھی دوسروں پر اثر پڑتا ہے اور لوگ اس کی جرأت کو دیکھ کر ہی مان لیتے ہیں۔ کئی ہندو اور مسلمان اسی لئے عیسائی ہو گئے کہ انہوں نے پادریوں کی اشاعت مسیحیت میں دلیری اور جرأت کو دیکھا اور اس سے متاثر ہو گئے تو (مربی) کو دلیر ہونا چاہئے اور کسی سے ڈرنا نہیں چاہئے اور ایسے علاقوں میں جانا چاہئے جہاں تا حال دعوت الی اللہ نہ ہوئی ہو۔

دلیری اور جرأت ایسی چیز ہے کہ تمام دنیا میں اکرام کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور (مربی) کے لئے سب سے زیادہ دلیر ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ بن کر جاتا ہے۔ اگر (مربی) ہی دلیر نہ ہو گا تو دوسروں میں جو اسے اپنے لئے نمونہ سمجھتے ہیں دلیری کہاں سے آئے گی۔ ہمارے (مربیان) میں اس بات کی کمی ہے اور وہ بہت سے علاقے اسی دلیری کے نہ ہونے کی وجہ سے فتح نہیں کر سکتے ورنہ بعض علاقے ایسے ہیں کہ اگر کوئی جرأت کر کے چلا جائے تو صرف دیا سلائی لگانے کی ضرورت ہو گی آگے خود بخود شعلے نکلنے شروع ہو جائیں گے (-)۔

افریقہ کے لوگ اسی طرح عیسائی ہوئے۔ پہلے پہل ان میں ایک عورت گئی جو علاج وغیرہ کرتی تھی۔ اس وجہ سے وحشی لوگ اسے کچھ نہ کہتے۔ لیکن ایک دن انہیں غصہ آگیا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا گئے۔ اس عورت کا ایک نوکر تھا جسے اس نے عیسائی کیا ہوا تھا اس نے تین سو میل کے فاصلہ پر جا کر جہاں انگریز موجود تھے بتایا کہ وہ عورت ماری گئی ہے وہاں سے ولایت تار دی گئی۔ اور لکھا ہے کہ جب ولایت میں اس عورت کے مرنے کی تار شائع ہوئی تو جس مشن سے وہ عورت تعلق رکھتی تھی اس میں صبح سے لے کر شام تک بہت سی عورتوں نے درخواستیں دیں کہ ہم کو وہاں بھیج دیا جائے چنانچہ بہت سے مبلغ اپنے خرچوں پر وہاں گئے اور سارے یوگنڈا کے لوگ عیسائی ہو گئے۔

وہ عورت سات سال تک اکیلی وہاں کام کرتی رہی اور جب وہ ماری گئی تو اس کی دلیری اور جرأت کی وجہ سے سب میں جرأت پیدا ہو گئی اور انہوں نے کسی خطرے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہاں جانے کی درخواستیں دے دیں۔

پس (مربی) کی جرأت بہت بڑا کام کرتی ہے اور اس کی وجہ سے دوسروں میں بھی جرأت پیدا ہو جاتی ہے۔

میں نے اخلاق کے مسئلہ کا مطالعہ کیا ہے اور دیکھا ہے کہ ستر فیصدی گناہ جرأت اور دلیری کے نہ ہونے کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر جرأت ہو تو اس قدر گناہ نہ ہوں۔ پس دلیری اپنے اندر پیدا کرو تاکہ ایک تو خود ان گناہوں سے بچو جو جرأت نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور دوسرے تمہاری کوششوں کے اعلیٰ نتائج پیدا ہوں۔ ہاں اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھو کہ اپنی طرف سے ہر قسم کے فساد یا جھگڑے کے دور کرنے کی کوشش کرو اور موعظہ حسنہ سے کام لو۔ اس پر بھی اگر کوئی تمہیں دکھ دیتا ہے' مارتا ہے' گالیاں نکالتا ہے یا برا بھلا کہتا ہے تو اس کو برداشت کرو اور ایسے لوگوں کا ایک ذرہ بھر بھی خوف دل میں نہ لاؤ۔

تیسری ہدایت

تیسری بات (مربی) کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں لوگوں کی ہمدردی اور ان کے متعلق قلق ہو۔ جس جگہ گئے وہاں ایسے افعال کئے کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ ہمارا ہمدرد ہے۔ اگر لوگوں پر یہ بات ثابت ہو جائے تو پھر مذہبی مخالفت سرد ہو جائے۔ پس (مربی) کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ جہاں جائے وہاں کے لوگوں پر ثابت کر دے کہ وہ ان کا ہمدرد اور خیر خواہ ہے۔ جب لوگ اسے اپنا خیر خواہ سمجھیں گے تو اس کی باتوں کو بھی سنیں گے اور ان پر اثر بھی ہو گا۔

چوتھی ہدایت

چوتھی بات (مربی) کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ دنیاوی علوم سے جاہل نہ ہو۔ اس سے بہت برا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً ایک شخص پوچھتا کہ جاوا کہاں ہے؟ گو اس کا دین اور مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اگر کوئی نہ جانتا ہو تو اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب میں کوئی نقص نہیں آجائے گا۔ مگر جب ایک (مربی) سے یہ پوچھا جائے گا اور وہ اس کے متعلق کچھ نہیں بتا سکے گا تو لوگ اسے حقیر سمجھیں گے کہ اتنا بھی نہیں جانتا کہ جاوا کہاں ہے جہاں تین کروڑ کے قریب مسلمان بستے ہیں۔

تو (مربی) کو جنرل نالج حاصل ہونا چاہئے تا کہ کوئی اسے جاہل نہ سمجھے۔ ہاں یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک علم کا عالم ہی ہو لیکن کچھ نہ کچھ واقفیت ضرور ہونی چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ آپ ایک بیمار کو دیکھنے کے لئے گئے۔ وہاں ایک اور طبیب صاحب بھی بیٹھے تھے۔ آپ نے اہل خانہ سے پوچھا کہ تھرمامیٹر لگا کر بیمار کو دیکھا ہے یا نہیں۔ طبیب صاحب نے کہا اگر آپ نے انگریزی دوائیاں استعمال کرنی ہیں تو میں جاتا ہوں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ تھرمامیٹر کوئی دوائی نہیں بلکہ ایک آلہ ہے جس سے بخار کا درجہ معلوم کیا جاتا ہے کہ کس قدر ہے۔ اس نے کہا آلہ ہو یا کچھ اور ہر ایک انگریزی چیز گرم ہوتی ہے اور بیمار کو پہلے ہی بہت زیادہ گرمی ہے۔ تو اس قسم کے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں عام باتوں کا کچھ علم نہیں ہوتا اور مجلسوں میں سخت حقیر سمجھے جاتے ہیں۔ (مربی) کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ علم مجلس سے واقف ہو اور کسی بات کے متعلق ایسی لاعلمی کا اظہار نہ کرے جو بیوقوفی کی حد تک پہنچی ہوئی ہو۔ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا جو کسی پیر کا بڑا معتقد تھا اور اپنے وزیر کو کہتا رہتا تھا کہ میرے پیر سے ملو۔ وزیر چونکہ اس کی حقیقت جانتا تھا اس لئے ٹلاتا رہتا۔ آخر ایک دن جب بادشاہ پیر کے پاس گیا تو وزیر کو بھی ساتھ لیتا گیا پیر صاحب نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ بادشاہ سلامت! دین کی خدمت بڑی اچھی چیز ہے سکندر بادشاہ نے دین اسلام کی خدمت کی اور وہ اب تک مشہور چلا آتا ہے۔ یہ سن کر وزیر نے کہا۔ دیکھئے حضور! پیر صاحب کو ولایت کے ساتھ تاریخ دانی کا بھی بہت بڑا ملکہ ہے اس پر بادشاہ کو اس سے نفرت ہو گئی۔ حضرت صاحب یہ قصہ سنا کر فرمایا کرتے تھے کہ علم مجلس بھی نہایت ضروری ہے۔ جب تک انسان اس سے واقف نہ ہو دوسروں کی نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح آداب مجلس کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے مثلاً ایک مجلس مشورہ کی ہو رہی ہو اور کوئی بڑا عالم ہو۔ مگر اس مجلس میں جا کر سب کے سامنے لیٹ جائے تو کوئی اس کے علم کی پرواہ نہیں کرے گا اور اس کی نسبت لوگوں پر بہت برا اثر پڑے گا۔ پس یہ نہایت ضروری علم ہے اور (مربی) کا اس کو جاننا بہت ضروری ہے۔ ہر ایک (مربی) کو چاہئے کہ وہ جغرافیہ' تاریخ' حساب' طب' آداب گفتگو' آداب مجلس وغیرہ علوم کی اتنی واقفیت ضرور رکھتا ہو جتنی مجلس شرفاء میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اور یہ کوئی مشکل کام نہیں تھوڑی سی محنت سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے ہر علم کی ابتدائی کتابیں پڑھ لینی چاہئیں۔

پھر واقعات حاضرہ سے واقفیت ہونی چاہئے۔ مثلاً کوئی پوچھے کہ مسٹر گاندھی کون ہے اور (مربی) صاحب کہیں کہ میں تو نہیں جانتا۔ تو سب لوگ ہنس پڑیں گے اور اسے حقیر سمجھیں گے۔ اس لئے ایسے واقعات سے جو عام لوگوں سے تعلق رکھتے ہوں اور روزمرہ ہو رہے ہوں ان سے واقفیت حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔

پانچویں ہدایت

پانچویں بات (مربی) کے لئے یہ ضروری ہے کہ غلیظ نہ ہو۔ ظاہری غلاظت کے متعلق بھی خاص خیال رکھا گیا ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسجد میں کوئی تھوکتا ہے تو یہ ایک غلطی ہے۔ اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو دفن کرے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 173)

حضرت صاحب کی طبیعت میں کتنی بردباری تھی۔ مگر آپ نے اس وجہ سے باہر لوگوں کے ساتھ کھانا کھانا چھوڑ دیا کہ ایک شخص نے کئی چیزیں ساگ' فرنی' زردہ' شوربا وغیرہ ملا کر کھایا۔ فرماتے تھے کہ اس سے مجھے اتنی نفرت ہوئی کہ قے آنے لگی۔ اس کے بعد آپ نے باہر کھانا کھانا چھوڑ دیا۔ اور اس طرح لوگ اس فیض سے محروم ہو گئے جو آپ کے ساتھ کھانا کھانے کے وقت انہیں حاصل ہوتا تھا۔

پھر حضرت صاحب فرماتے اور میری طبیعت میں بھی یہ بات ہے کہ اگر استرے سے سر کو منڈوا کر کوئی سامنے آئے تو بہت برا لگتا ہے اور مجھے تو اسے دیکھ کر سردرد شروع ہو جاتی ہے تو ظاہری صفائی اور ظاہری حالت کے عمدہ ہونے کی بھی بہت ضرورت ہے تا کہ لوگوں کو نفرت نہ پیدا ہو۔ اور وہ بات کرنا تو الگ رہا دیکھنا بھی نہ چاہیں۔ مگر ظاہری صفائی سے میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ کالر اور نکٹائی وغیرہ لگانی چاہئے اور بال ایک خاص طرز کے بنائے جائیں۔ ان میں سے بعض باتوں کو تو ہم لغو کہیں گے اور بعض کو ناجائز۔ مگر جو ضروری صفائی ہے۔ یعنی کوئی غلاظت نہ لگی ہو یا کوئی بودار چیز نہ لگی ہو اس کا ضرور خیال رکھنا چاہئے۔ ہاں یہ بھی نہ کرے کہ ہروقت کپڑوں اور جسم کی صفائی میں لگا رہے۔

کیونکہ اگر ایسا کرے گا تو پھر کام خراب ہو جائے گا۔

چھٹی ہدایت

چھٹی بات (مربی) کے لئے یہ ہے۔ جس میں بہت کوتاہی ہوتی ہے کہ جو (مربی) دورے پر جاتے ہیں وہ خرچ بہت کرتے ہیں۔ میرے نزدیک (مربی) کے لئے صرف یہی جائز ہے کہ وہ کرایہ لے' کھانے کی قیمت لے یا رہائش کے لئے اسے کچھ خرچ کرنا پڑے تو وہ لے گویا میرے نزدیک قوت لایموت ایسے اخراجات جو لازمی طور پر کرنے پڑیں ان سے زیادہ لینا ان کے لئے جائز نہیں ہے۔

ساتویں ہدایت

ساتویں بات یہ ہے کہ (مربی) میں خودستائی نہ ہو۔ بہت لوگوں کی تباہی کی یہی وجہ ہوئی ہے۔ خواجہ صاحب اپنے لیکچروں کی تعریف خود لکھتے اور دوسروں کی طرف سے شائع کرانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مولوی صدرالدین صاحب خواجہ صاحب کے ایک لیکچر کی رپورٹ حضرت خلیفہ اول کو سنا رہے تھے کہ مولوی صاحب نے اس کے ہاتھ سے وہ کاغذ لے لیا اور اس کی پشت پر لکھا ہوا تھا کہ جہاں جہاں میں نے اس قسم کے الفاظ لکھے ہیں کہ میں نے یہ کہا یا میری نسبت یہ کہا گیا وہاں خواجہ صاحب لکھ کر شائع کرا دیا جائے۔ حضرت مولوی صاحب نے وہ خط پڑھ کر مجھے دیدیا اور میں نے اس کی پشت پر یہ ہدایت لکھی ہوئی دیکھی۔ اس کا جو نتیجہ نکلا وہ ظاہر ہے۔ پس (مربی) کو کبھی اس بات پر زور نہ دینا چاہئے کہ فلاں جگہ میں نے یہ بات کہی اور اس کی اس طرح تعریف کی گئی یا اس کا ایسا نتیجہ نکلا کہ مخالف دم بخود ہو گیا۔ بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ سنائیں۔ ہم نے یہ بات کہی اور اس کا ایسا اثر ہوا کہ لوگ عش عش کرنے لگے۔ اس سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگ تعریف کریں۔ اس میں شک نہیں کہ اپنے کام کا نتیجہ اور کامیابی سنانا بھی ضروری ہوتا ہے۔ جس طرح حضرت صاحب سنایا کرتے تھے۔ مگر یہ انتہائی مقام کی باتیں ہیں ابتدائی حالت کی نہیں۔ پس (مربی) کو چاہئے کہ اپنے لیکچروں اور مباحثوں کی خود تعریفیں نہ سنایا کریں اور صرف اتنی ہی بات بتائیں جتنی ان سے پوچھی جائے اور وہی بات بتائیں جو انہوں نے کہی۔ آگے اس کے اثرات نہ بیان کیا کریں۔ یہ بتانا ان کا کام نہیں بلکہ اس مجلس کا کام ہے جس میں وہ اثرات ہوئے وہ خود بتاتے پھریں۔ کسی (مربی) کا یہ کہنا کہ میں نے فلاں مخالف کو یوں پکڑا کہ وہ ہکا بکا رہ گیا اور اس کا رنگ فق ہو گیا جائز نہیں۔ یہ تم نہ کہو بلکہ وہ لوگ کہیں گے جنہوں نے ایسا ہوتے دیکھا۔ تمہارے منہ سے ایک بھی ایسا لفظ نہ نکلے جس سے تمہاری خوبی ظاہر ہوتی ہو۔ تم صرف واقعات بیان کر دو اور آگے...... کے متعلق کچھ نہ کہو۔ یہ بات نوجوان اور مبتدی (مربیان) کے لئے نہایت ضروری ہے اور جو استاد ہو جائیں انہیں دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے بیان کرنا بعض دفعہ ضروری ہوتا ہے۔

آٹھویں ہدایت

آٹھویں بات یہ ہے کہ عبادات کے پابند بنو۔ اس کے بغیر نہ تم دنیا کو فتح کر سکتے ہو اور نہ اپنے نفس کو۔ فرض عبادات تو ہر ایک (مربی) ادا کرتا ہی ہے لیکن ان کے لئے تہجد پڑھنا بھی ضروری ہے۔ (پہلے) تہجد نہ پڑھنا عیب سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب تہجد پڑھنے والے کو ولی کہا جاتا ہے۔ حالانکہ روحانیت میں ترقی کرنے کے لئے تہجد اور نوافل پڑھنے ضروری ہیں۔ دوسرے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہیں مگر (مربی) کے لئے تو بہت ہی ضروری ہیں۔ پس اگر زیادہ نہیں تو کم ہی پڑھ لے۔ آٹھ کی بجائے دو ہی پڑھ لے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو یہاں تک کر لے کہ نماز سے پہلے پانچ منٹ لیٹے لیٹے استغفار پڑھ لے اور آہستہ آہستہ قدم آگے بڑھاتا جائے۔ اس کے علاوہ ذکر الٰہی اور دوسری عبادتوں کا بھی شغل رکھنا چاہئے۔ کیونکہ ان کے بغیر روح کو جلاء نہیں ہوتا۔ فرائض تو ایسے ہیں کہ اگر کوئی ان کو ادا نہ کرے تو (مربی) رہتا ہی نہیں اور فرائض تو ادا کئے ہی جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر (بیت الذکر) میں نہ آئے تو وہ سمجھتا ہے کہ لوگ کہیں گے اچھا (مربی) ہے۔ لیکن قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے اور روحانیت میں ترقی کرنے کے لئے نوافل پڑھنے ضروری ہیں اور دیگر اذکار کی بہت ضرورت ہے۔

نویں ہدایت

نویں چیز (مربی) کے لئے دعا ہے۔ دعا خدا کے فضل کی جاذب ہے۔ جو شخص عبادت تو کرتا ہے مگر دعا کی طرف توجہ نہیں کرتا اس میں بھی کبر ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کے انعام کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ حالانکہ موسیٰؑ جیسا نبی بھی خدا تعالیٰ سے کہتا ہے۔(-) کہ جو کچھ تیری طرف سے مجھ پر بھلائی نازل ہو میں اس کا محتاج ہوں۔ پس جب حضرت موسیٰؑ نبی ہو کر خدا تعالیٰ کے محتاج ہیں تو معمولی مومن کیوں محتاج نہ ہو گا؟ ہر ایک (مربی) کو دعا سے ضرور کام لینا چاہئے اور اس کو کسی حالت میں بھی نہ چھوڑنا چاہئے۔

دسویں ہدایت

دسویں چیز مربی کے لئے ضروری ہے کہ اس میں انتظامی قابلیت ہو۔ اگر اس میں یہ قابلیت نہ ہو گی تو اس کا دائرہ عمل بہت محدود ہو گا۔ اور اس کی کوششوں کا دائرہ اس کی زندگی پر ہی ختم ہو جائے گا۔ اس لئے اسے اس بات کی بھی فکر ہونی چاہئے کہ جس کام کو اس نے شروع کیا ہے وہ اس کے ساتھ ہی ختم نہ ہو جائے بلکہ اس کے بعد بھی جاری رہے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے قائمقام بنائے۔ دیکھو رسول کریم ﷺ مبلغ تھے۔ مگر آپ مبلغ گر بھی تھے۔ ہمارے (مربیان) کی اس طرف قطعاً" توجہ نہیں ہے۔ وہ یہ کوشش نہیں کرتے کہ جہاں جائیں وہ اپنے قائمقام بنائیں اور کام کرنے والے پیدا کریں۔ تا کہ انتظام اور ترتیب کے ساتھ کام جاری رہے۔ یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ (مربی) جن لوگوں کو دوسروں کی نسبت زیادہ لائق دیکھیں اور جو شوق رکھیں ان کو مختلف مسائل کے دلائل سکھائیں اور ہر بار ان میں اضافہ کرتے رہیں۔ اور دیکھتے رہیں کہ انہوں نے پہلے دلائل کو یاد کر لیا ہے یا نہیں۔ اور پھر انہیں یہ بھی کہیں کہ ہمارے بعد تم (دعوت الی اللہ)

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مبشر احمد خالد صاحب

معلمین وقف جدید۔ تعلیمی و تربیتی پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دیہاتی سطح پر احمدی احباب کی تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کی غرض سے القاء الٰہی کے تحت دسمبر 1957ء میں وقف جدید جیسی بابرکت تحریک جاری فرمائی۔ اس بابرکت تحریک کے ذریعہ آپ کراچی سے خیبر تک معلمین کا ایک جال پھیلانا چاہتے تھے۔ چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر آپ فرماتے ہیں:۔

"اب میں ایک نئے قسم کے وقف کی تحریک کرتا ہوں۔ میں نے اس سے قبل ایک خطبہ جمعہ (9۔ جولائی 1957ء) میں بھی اس کا ذکر کیا تھا...... میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے۔ اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلّم ہو۔

...... پس جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ جتنی قربانی کر سکیں اس سلسلہ میں کریں اور اپنے نام اس سکیم کے لئے پیش کریں۔

اگر ہمیں ہزاروں معلّم مل جائیں تو پشاور سے کراچی تک کے علاقہ کو ہم دینی تعلیم کے لحاظ سے سنبھال سکتے ہیں۔ اور ہر سال دس دس بیس بیس ہزار اشخاص کی تعلیم و تربیت ہم کر سکیں گے

بہرحال دوست اس سکیم کو نوٹ کر لیں اس کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ اور اس سلسلہ میں اگر کوئی مفید بات ان کے ذہن میں آئے تو اس سے بھی اطلاع دیں۔"

مزید فرمایا:۔

"گو یہ سکیم بہت وسیع ہے مگر میں نے خرچ کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع میں صرف دس واقفین لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ممکن ہے بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں۔ مگر بہرحال ابتداء دس واقفین سے کی جائے گی اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔"

(الفضل 16۔ فروری 1958ء)

حضرت مصلح موعود کے ان فرمودات سے اس تحریک کی اہمیت اور برکات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ نیز اس تحریک کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے کس قدر زیادہ واقفین کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر یہ خاص فضل ہے کہ حسب سابق اس تحریک پر بھی خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھنے والے نوجوانوں نے اپنی زندگیاں وقف کر کے اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہا۔ چنانچہ ان واقفین کے انٹرویو اور انتخاب کا کام شروع کر دیا گیا۔ اور منتخب احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے پہلی کلاس جاری کر دی گئی اور اس طرح بہت جلد ان درویشوں کا ایک قافلہ عملی جدوجہد کے واسطے تیار ہو گیا اور یکم فروری 1958ء کو دعاؤں کے ساتھ معلمین کا پہلا قافلہ سوئے منزل روانہ ہوا۔ ان معلمین اور بعد میں آنے والے واقفین نے بنیادی ضروریات زندگی کے لئے بھی تھوڑے الاؤنس سے گذارہ کیا۔ اپنے اپنے مراکز میں بالعموم اور نگرپارکر جیسے انتہائی پسماندہ علاقہ میں بالخصوص جہاں پینے کا پانی بھی بمشکل دستیاب ہوتا ہے اور اس پانی کا پینا بہت بڑی قربانی بھی ہے مشکل حالات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے سسکتی انسانیت کی خدمت کی۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے بہت عمدہ نتائج سامنے آئے۔

دس ہزار معلمین کی ضرورت

اگرچہ اب معلمین کی تعداد خدا کے فضل سے پہلے سے بڑھ چکی ہے اور پاکستان میں اس وقت معلمین کے سنٹرز کے ذریعہ تقریباً سات 700 سو سے زائد دیہات معلمین سے استفادہ کر رہے ہیں۔ تاہم اس تحریک کی وسعت اور افادیت و اہمیت کے بالمقابل واقفین کی موجودہ تعداد بالکل ناکافی ہے۔ اندازہ فرمائیں کہ حضرت مصلح موعود نے 1959ء میں دس ہزار تک واقفین بڑھانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اب میں تحریک جدید اور وقف جدید کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں تحریک جدید کو قائم ہوئے 35 سال ہو چکے ہیں۔ لیکن وقف جدید کو قائم ہوئے ابھی ایک سال ہوا ہے۔ وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی درخواستیں برابر چلی آ رہی ہیں۔ مگر ابھی یہ تعداد بہت کم ہے۔ وقف جدید میں شامل ہونے والے لوگ کم از کم ایک ہزار ہونے چاہئیں۔ اگر دس ہزار ہوں تو اور بھی اچھا ہے۔ اگر ہماری جماعت کے زمیندار اپنی آمدنیں بڑھائیں تو وقف جدید کے چندے بھی بڑھ جائیں گے۔ اور وہ مزید آدمی رکھ سکیں گے۔"

(الفضل 3۔ اپریل 1959ء)

معلّمین کی تیاری

ابتداء میں حضرت مصلح موعود نے وقف کرنے والوں کے لئے کوئی زیادہ تعلیم کی شرط نہ لگائی بلکہ پرائمری پاس تک واقفین کو بھی لینا منظور فرمایا جنہیں مرکز میں رکھ کر تعلیمی و تربیتی لحاظ سے ٹریننگ دی جاتی تھی۔ اللہ کے فضل سے دنیوی لحاظ سے معمولی تعلیم رکھنے والے ان واقفین نے میدان عمل میں قابل رشک خدمات سرانجام دیں۔

مدرسۃ الظفر

معلمین وقف جدید کی تعلیم و تربیت کے لئے قائم کردہ کلاس آہستہ آہستہ خدا کے فضل سے اب ایک پورے ادارے کی شکل اختیار کر چکی ہے جو اپنے کورس تدریس اور دیگر قواعد و ضوابط کے اعتبار سے ایک چھوٹا جامعہ کہلانے کا حقدار بن چکا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ادارے کو "مدرسۃ الظفر" کا نام عطا فرمایا ہے اللہ اسے فتح و نصرت و ظفر کا موجب بنائے۔ (آمین)

داخلہ معلمین کلاس

معلمین کلاس وقف جدید میں داخلہ کے لئے مناسب عمر اور صحت و تندرستی کے ساتھ ساتھ کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ نیز قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا اور عمر کے اعتبار سے بنیادی دینی معلومات سے واقفیت ضروری ہوتی ہے۔ ان تمام امور کا جائزہ لینے کے لئے وقف جدید کا باقاعدہ ایک بورڈ مقرر ہے جو انٹرویو میں امیدواروں کا جائزہ لے کر داخلہ کا فیصلہ کرتا ہے۔

وقف جدید کے لئے کس قسم کے معلمین کی ضرورت ہے؟

مذکورہ بالا کوائف کے علاوہ ایک معلم میں جن خصوصیات کا موجود ہونا ضروری ہے ان کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

"ایک تو آج میں وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتا ہوں اور دوسرے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس اعلان کا یہ مطلب نہیں کہ بس میں نے آواز اٹھائی اور وہ آواز اخبار میں چھپ گئی۔ لوگ خاموش ہو گئے۔ اور سو گئے بلکہ سال نو کے اعلان کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے دل میں یہ احساس پیدا ہو کہ نیا سال آ رہا ہے مختلف زاویوں اور پہلوؤں سے نئی ذمہ داریوں اور نئی قربانیوں کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے لا سکیں۔ ان میں سے ایک ذمہ داری وقف جدید کی ہے اس ذمہ داری کو اپنے سامنے رکھیں۔ جتنے روپے کی ہمیں ضرورت ہے وہ مہیا کریں اور بطور معلمین جتنے آدمیوں کی ہمیں ضرورت ہے۔ ہمیں دیں اور مخلص واقف دیں خدا تعالیٰ کی محبت رکھنے والے اور اس کی خاطر تکالیف برداشت کرنے والے اس کے عشق میں سرشار ہو کر اس کے نام کو بلند کرنے والے مسیح موعود پر حقیقی ایمان لانے کے بعد اور آپ کے مقام کو پوری طرح سمجھنے کے بعد جو ایک احمدی کے دل میں ایک تڑپ پیدا ہونی چاہئے کہ تمام احمدی اس روحانی مقام تک پہنچیں جس مقام تک حضرت مسیح موعود لے جانا چاہتے تھے۔ اس تڑپ والے واقفین ہمیں وقف جدید میں چاہئیں۔"

(الفضل مورخہ 4۔ اپریل 1967ء)

اسی طرح ایک دوسرے موقع پر فرمایا:۔

"مال کے علاوہ ایک بڑی ضرورت معلمین کی ہے۔ ایسے معلم جو واقعہ میں اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کرنا چاہیں ایسے معلم نہیں جو یہ سمجھیں کہ دنیا میں کسی اور جگہ ان کا ٹھکانہ نہیں چلو وقف جدید میں جا کر معلم بن جائیں۔ سمجھدار دعا کرنے والے، خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت کرنے والے حضرت مسیح موعود نے جو تفسیر القرآن بیان کی ہے۔ اس سے دلی لگاؤ رکھنے والے اسے پڑھنے والے اسے یاد رکھنے والے اور خدمت کا بے انتہا جذبہ رکھنے والے جس کے دل میں خدمت خلق کا جذبہ نہیں وہ معلم نہیں بن سکتا کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ دنیوی لحاظ سے یا دینی لحاظ سے ہم اپنے بھائی کو جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ خدمت کے جذبہ کے نتیجہ میں دیتے ہیں۔ اس کے بغیر ہم دے بھی نہیں سکتے۔"

نصاب معلمین کلاس

وقف جدید کے تحت معلمین کی تعلیم و تربیت کا دورانیہ دو سال پر مبنی ہے۔ جس میں طلباء کا تعلیمی معیار بلند کرنے کے لئے باقاعدہ نصاب مقرر ہے۔ جس میں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بنیادی عربی قواعد (صرف والنحو) روزمرہ پیش آمدہ فقہی مسائل، علم الکلام میں حضرت مسیح موعود کی بعض کتب، خلفاء سلسلہ کی بعض کتب کے علاوہ جماعت کی کچھ دیگر کتب بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ اور بنیادی اخلاقی مسائل اور عام طور پر پیش آنے والے مسائل کے جوابات لکھائے جاتے ہیں۔ اسی طرح کتب سیرت و تواریخ بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ اور بنی نوع انسان کی خدمت بجا لانے کے لئے ہومیو پیتھی سے بھی متعارف کروایا جاتا ہے۔

ذہنی و جسمانی تربیت

جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے روزانہ نماز عصر تا مغرب کھیل کا وقت مقرر ہے۔ جس میں ہر طالب علم کے لئے حصہ لینا ضروری ہے۔ تفریح اور جنرل نالج کے نقطہ نظر سے ہر سال دو پکنکس منائی جاتی ہیں اور ملک کے خوبصورت شمالی علاقہ جات کی سیر اور ہائیکنگ کروائی جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وظیفه

کلاس کے دوران طلبہ کو وظیفہ دیا جاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کھانے پینے اور دیگر چھوٹی موٹی ضروریات بآسانی پوری کر سکتے ہیں۔

اقامتہ الظفر

معلمین کلاس کے ہوسٹل کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے "اقامتہ الظفر" عطا فرمایا ہے اور چھوٹے پیمانے پر خدا کے فضل سے "اقامتہ الظفر" کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ تاہم معلمین کلاس کی بڑھتی ہوئی تعداد اور بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے پیش نظر "مدرستہ الظفر" اور "اقامتہ الظفر" کے لئے تدریسی اور رہائشی بلاکس کے علاوہ ان ڈور اور آؤٹ ڈور گیمز کے لئے گراؤنڈز بنائے جانے کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے اور اس کی مستقبل قریب میں عملاً ضرورت ہو گی جو منصوبہ میں شامل ہے۔

عملی تربیت

تعلیمی عرصہ کے دوران تمام طلبہ کو تربیت کے لئے ماہ رمضان میں مختلف جماعتوں میں بھجوایا جاتا ہے اس طرح جہاں وہ تعلیمی و تربیتی امور بجا لاتے ہیں اس طرح جماعتیں ان سے مستفید ہوتی ہیں وہاں طلبہ کی عملی تربیت بھی ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ہفتہ میں دو پیریڈز تقاریر کی مشق کروانے کے رکھے ہوئے ہیں۔ طلباء کو پہلے سے علمی و تربیتی نوعیت کے عناوین دے دیئے جاتے ہیں۔ طلباء تیاری کر کے ان پیریڈز میں تقاریر کرتے ہیں۔ اس طرح طلباء میں تقاریر کرنے کی مشق بھی ہوتی ہے اور تحقیق کرنے اور مضمون نویسی کی صلاحیت بھی پیدا ہوتی ہے۔

آخری گذارش

گذشتہ صفحات میں وقف جدید کے تحت تیار ہونے والے معلمین کے متعلق تقریباً تمام بنیادی ضروری معلومات کا ذکر کر دیا گیا ہے۔

پس ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہیں وہ آگے بڑھیں اور اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں وقف کریں۔

اس سلسلہ میں دفتر وقف جدید میں خود تشریف لا کر یا بذریعہ خط و کتابت مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 32406 میں ناصرہ بشریٰ زوجہ سید عبدالرحمٰن صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 17/43 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-7-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے -1- مکان نمبر 17/43 برقبہ 10 مرلہ واقع دارالعلوم وسطی ربوہ مالیتی -/400000 روپے۔ 2- طلائی زیورات وزنی 3 تولہ مالیتی -/15000 روپے۔ 3- ترکہ والدہ مرحومہ سے نقد -/15000 روپے۔ اور حق مہربذمہ خاوند محترم -/6000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/436000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصر بشریٰ 17/43 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 مرزا نذیر احمد والد موصیہ وصیت نمبر 12843 گواہ شد نمبر 2 سید عبدالسلام رضوان پسر موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32407 میں فرحت طارق زوجہ طارق بشیر قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 26/55 دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-6-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے -1- طلائی زیورات وزنی 116 گرام 500 ملی گرام مالیتی -/51260 روپے -2- حق مہربذمہ خاوند محترم -/27000 روپے۔ 3- رنگین ٹی وی سیٹ مالیتی -/13000 روپے۔ 4- واشنگ مشین مالیتی -/4600 روپے۔ 5- زیور نقری وزنی 5 گرام 200 ملی گرام مالیتی -/500 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/96360 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فرحت طارق 26/55 دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد الدین وصیت نمبر 15530 گواہ شد نمبر2 عنایت اللہ وصیت نمبر 13241۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

کرنا اور اس کے متعلق ہمیں اطلاع دیتے رہنا۔ میں نے تالیف و اشاعت کے دفتر کو اس کے متعلق تاکید کی تھی کہ ہر جگہ (دعوت الی اللہ) کرنے والے مقرر کئے جائیں اور اس نے نیم مردہ سی تحریک بھی کی جو اسی حالت میں رہی۔ کئی جگہ (-) سیکرٹری مقرر ہی نہیں ہوئے اور کسی جگہ مقرر ہوئے تو انہوں نے کچھ کیا نہیں۔ دراصل ان کو پہلے خود زندہ ہونا چاہئے اور زندگی کی علامات ظاہر کرنی چاہئیں۔ تاکہ دوسروں کو زندہ کر سکیں لیکن جبکہ وہ خود مردہ حالت میں پڑے ہیں تو ان سے کسی کام کی کیا امید ہو سکتی ہے۔

غرض جہاں (مربی) جائیں۔ وہاں دوسروں کو (دعوت الی اللہ) کرنا سکھائیں اور بتائیں کہ اس طرح بحث کرنی چاہئے۔ بحث کرنا اور بات ہوتی ہے اور لیکچر دینا اور۔ اس لئے بحث اور دوسرے مذاہب کے متعلق گفتگو کرنے کے گر سکھانے چاہئیں۔ تاکہ ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو ان کے بعد کام کرتے رہیں۔

گیارہویں ہدایت

گیارہویں بات جس کا یاد رکھنا (مربی) کے لئے ضروری ہے وہ نازک امر ہے بہت لوگ اس کی طرف توجہ نہیں رکھتے اس لئے بعض دفعہ زک پہنچ جاتی ہے۔ میں نے اس سے خاص طور پر فائدہ اٹھایا ہے اور یہ ان باتوں میں سے ہے جو بہت سہل الحصول ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ بہت لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور وہ یہ ہے کہ دشمن کو کبھی حقیر نہ سمجھو اور اس کے ساتھ ہی کبھی یہ خیال اپنے دل میں نہ آنے دو کہ تم اس کے مقابلہ میں کمزور ہو۔

مجھے مباحثات کم پیش آئے ہیں اس لئے میں اس معاملہ میں کم تجربہ رکھتا ہوں مگر میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ نہایت کم علم اور معمولی سے آدمی نے ایسا اعتراض کیا ہے کہ جو بہت وزنی ہوتا ہے اور کئی دفعہ میں نے بچوں کے منہ سے بڑے بڑے اہم اعتراض سنے ہیں۔ اس لئے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ ہمارا مدمقابل کم علم اور جاہل انسان ہے اور اس کی ہمیں کیا پرواہ ہے۔ بلکہ یہی مدنظر رکھنا چاہئے کہ یہ بہت بڑا دشمن ہے۔ اور اگر بچہ سامنے ہو اور اس کا رعب نہ پڑ سکے تو یہ خیال کر لینا چاہئے کہ ممکن ہے میرا امتحان ہونے لگا ہے۔ پس ایک طرف تو خواہ بچہ ہی مقابلہ پر ہو اس کو حقیر نہ سمجھو بلکہ بہت قوی جانو۔ اور دوسری طرف اس کے ساتھ ہی تمہارے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ ہم حق پر ہیں ہمیں کسی کا کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ گویا نہ تو مدمقابل کو حقیر سمجھنا چاہئے اور نہ مایوس ہونا چاہئے کیونکہ جب خدا تعالیٰ پر اعتماد ہو تو اس کی طرف سے ضرور مدد آتی ہے اور خدا ہی کی مدد ہوتی ہے جس کے ذریعہ انسان دشمن کے مقابلہ میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ ورنہ کون ہے جو سب دنیا کے علم پڑھ سکتا ہے؟ پھر کون ہے جو سب اعتراضات نکال سکتا ہے اور پھر کون ہے جو ان کے جوابات سوچ سکتا ہے؟ ہر انسان کا دماغ الگ الگ باتیں نکالتا ہے۔ اس لئے خدا پر ہی اعتماد رکھنا چاہئے کہ وہ ہی ہماری مدد کرے گا اور ہم کامیاب ہوں گے اور ادھر دشمن کو حقیر نہ سمجھا جائے۔ جب یہ دو باتیں ایک وقت میں انسان اپنے اندر پیدا کر لے تو وہ کبھی زک نہیں اٹھا سکتا۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ جب ایک دو دفعہ کامیاب ہو جاتے ہیں اور اچھا بولنے لگتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں۔ کون ہے جو ہمارا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ دشمن کو کبھی حقیر نہ سمجھنا چاہئے بلکہ بہت بڑا سمجھنا چاہئے ہاں ساتھ ہی یہ بھی اعتقاد ہونا چاہئے کہ اگر دشمن قوی ہے تو میرا مددگار بھی بہت قوی ہے۔ اس لئے دشمن میرے مقابلہ میں کچھ نہیں کر سکے گا۔ جب یہ دو باتیں انسان میں پیدا ہو جائیں۔ تو اول تو خدا اس کے دشمن کی زبان پر کوئی اعتراض ہی جاری نہیں کرے گا اور اگر کرے گا تو اس کا جواب بھی سمجھا دے گا (-)

تحریک جدید کا کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری

(ارشاد حضرت مصلح موعود)

"کام لینے والوں اور کام کرنے والوں کی باہمی کوشش سے ہی جلدی ترقی ہو سکتی ہے کام کرنے والوں کو تو ثواب ملے گا ہی لیکن جو افسران اور ذمہ دار احباب اس طرف توجہ دلائیں گے ان کو بھی مفت میں ثواب مل جائے گا...... دنیا کے دلوں کو فتح کرنا کسی ایک شخص کا کام نہیں باہم مل کر کام کرنے سے ہی یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے"

(الفضل 23- ستمبر 1961ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی کے پتہ کا کامیاب اپریشن ہو گیا ہے۔ احباب سے محترم شیخ صاحب کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح ان کی اہلیہ محترمہ کی طبیعت بھی ناساز ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری عبدالحمید اختر صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) بلڈ پریشر اور شوگر کے مرض میں عرصہ 5 ماہ سے مبتلا ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں محترمہ صبا سلیم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم فاروق قمر صاحب ابن مکرم قمر السلام صاحب آف کراچی حال آسٹریلیا بعوض 12 ہزار آسٹریلین ڈالر حق مہر پر مکرم مولانا شیخ نور احمد منیر صاحب نے مورخہ 4۔ اکتوبر 1999ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور نے پڑھا۔

محترمہ صبا سلیم صاحبہ مکرم علیم الدین صاحب کی پوتی اور محترمہ مبارکہ سلیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بیٹی ہیں اور مکرم فاروق قمر صاحب محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت سرگودھا کے عزیز ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ناصر احمد قمر صاحب سیکرٹری وقف نو کینال پارک گلبرگ لاہور کی والدہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری رحمت اللہ صاحب مورخہ 99-10-11 بروز پیر بعمر 70 سال گلبرگ لاہور میں وفات پا گئیں۔

اگلے دن صبح آٹھ بجے مکرم مبشر مجید صاحب باجوہ مربی سلسلہ گلبرگ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں ہانڈو گجر میں قبر تیار ہونے پر محترم عبدالرحیم ساقی صاحب سیکرٹری مال نے دعا کروائی۔

موصوفہ حضرت مسیح موعود کے مشہور رفیق حضرت میاں نظام الدین صاحب کی پوتی تھیں اور محترم سراج دین صاحب کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں جو کہ سب شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو غریق رحمت کرے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایک احمدی بچی کی شاندار کامیابی

○ مکرم ریاض احمد صاحب 12-D ٹی اینڈ ٹی کالونی ہری پور ہزارہ سیکرٹری تحریک جدید ہری پور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری بیٹی ثوبیہ ناز نے ایبٹ آباد بورڈ کے سالانہ امتحان 1999ء ایف۔ ایس سی (پری میڈیکل) میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ جس میں عزیزہ نے ایبٹ آباد بورڈ میں 910 نمبر لے کر لڑکیوں میں اول اور بورڈ میں نویں پوزیشن حاصل کی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ زندگی میں بھی کامیابی سے نوازے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے مختلف ماسٹرز/ایم فل/Ph.D پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ ماسٹرز پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ کیا جائے گا۔

کیمسٹری۔ فزکس۔ شماریات۔ کمپیوٹر سائنس۔ باٹنی۔ زوولوجی۔ بایو کیمسٹری۔ رورل سوشیالوجی وغیرہ۔

داخلہ فارم 150 روپے کے عوض یونیورسٹی سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کر کے جمع کروانے کی آخری تاریخ 20۔ نومبر 99ء ہے۔

چند سیٹیں سیلف فنانس پر بھی آفر کی جا رہی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

ارشاد حضرت مصلح موعود

"ہر خادم کو کوئی نہ کوئی ہنر آنا چاہئے"

(از مہتمم صنعت و تجارت)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

پاکستان کنٹرول لائن سے بھی فوجیں واپس بلائے

امریکہ کی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائٹ نے کہا ہے کہ پاکستان کنٹرول لائن سے بھی فوجیں واپس بلائے۔ امریکی وزیر خارجہ نے ایک پریس کانفرنس میں پاکستان اور بھارت کے درمیان کنٹرول لائن پر بڑھتی ہوئی کشیدگی پر تشویش کا اظہار کیا۔ ہالینڈ کے وزیر خارجہ کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں انہوں نے اسلام آباد اور دہلی دونوں پر زور دیا کہ وہ لائن آف کنٹرول پر کشیدگی کم کرنے کے اقدامات کریں۔ انہوں نے سرحدوں سے فوج واپس بلانے کے جنرل پرویز مشرف کے اعلان کو سراہتے ہوئے کہا کہ امریکہ اس سے زیادہ اقدامات دیکھنا چاہتا ہے۔

واجپائی نے معذرت کرلی

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے معزول پاکستانی وزیراعظم نواز شریف کے صاحبزادے حسن نواز سے معذرت کی ہے کہ وہ ان کے والد کی رہائی کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ نیلسن مینڈیلا کو کوئی حکومت رہا کرانے میں کامیاب نہ ہو سکی تھی۔ بھٹو کے سلسلے میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ نواز شریف کی رہائی بھی ممکن نہیں۔ برطانوی وزیراعظم نے بھی جواب دے دیا۔

جاپان اور دولت مشترکہ کا مطالبہ

جاپان اور دولت مشترکہ نے پاکستان میں جمہوریت کی بحالی کا ٹائم فریم مانگ لیا ہے۔ جاپان نے پاکستان کے لئے 500 ملین ڈالر کی امداد اس شرط سے مشروط کر دی ہے۔ کینیڈین وزیر خارجہ نے جو دولت مشترکہ کے وفد کے سربراہ کے طور پر آئے ہیں کہا ہے کہ ہم معزول وزیراعظم اور دیگر اسیر سیاستدانوں کے قانونی حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں۔

آرمینیا کی پارلیمنٹ میں فائرنگ

آرمینیا کی پارلیمنٹ میں دو مسلح افراد گھس آئے اور انہوں نے اندھا دھند گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ جس سے وزیراعظم شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ ان کی وفات کی بھی غیر مصدقہ خبر ملی ہے۔ دیگر آٹھ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال

مقبوضہ کشمیر پر بھارت کے غاصبانہ تسلط کے 52 برس مکمل ہونے پر گزشتہ روز مکمل ہڑتال کی گئی۔ اور پوری ریاست میں معمول کی زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔ دوکانیں کاروباری ادارے، دفاتر، بینک، تعلیمی ادارے بند رہے۔ جبکہ سڑکیں سنسان رہیں۔ مختلف مقامات پر کشمیری عوام نے جلسے جلوس اور مظاہرے کئے۔ قابض بھارتی فوج اور سیکیورٹی فورس نے مختلف مقامات پر مظاہرین پر شیلنگ اور لاٹھی چارج کیا۔

چین کی فیکٹری میں آتشزدگی

چین کی ایک فیکٹری میں آتشزدگی سے 20۔ افراد زندہ جل گئے۔ جنوبی شہر گوانگ ژو میں واقع چمڑا سازی کی فیکٹری میں تیسری منزل پر اچانک آگ بھڑک اٹھی۔ مزدوروں کو بھاگنے کا موقع بھی نہ مل سکا۔

نیویارک ٹائمز کا تبصرہ

امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے پاکستان کے فوجی حکمران جنرل پرویز مشرف کے بارے میں کہا ہے کہ وہ سیکولر ذہن کے مالک ہیں۔ بھارت کو حقیقی دشمن سمجھتے ہیں۔

ملائیشیا میں سیلاب

ملائیشیا کی دو ریاستوں میں سیلاب کے باعث 11۔ ہزار 400۔ افراد بے گھر ہو گئے۔ ایک شخص کی ہلاکت کی بھی خبر ملی ہے۔

عورتوں کے لئے سخت ترین ملک

امریکی صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ افغانستان عورتوں کے لئے سخت ترین ملک ہے۔ صدر نے اس امید کا اظہار کیا کہ اس صورت حال میں تبدیلی آئے گی اور افغانستان میں خواتین پر عائد پابندیاں نرم ہو سکیں گی۔

بنگلہ دیش میں ہنگامے

بنگلہ دیش میں حکمران جماعت کے دو طالب علم رہنما قتل ہو گئے۔ ہنگاموں میں گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ یہ ہنگامے برہمن باڑیہ اور شیرپور میں ہوئے بلدیہ آفس بھی جلا دیا گیا۔

ایرانی صدر خاتمی فرانس کے دورے پر

ایران کے صدر محمد خاتمی فرانس کے تین روزہ دورے پر پیرس پہنچ گئے ہیں۔

بقیہ صفحہ 1

لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 28 اکتوبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 20 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 29۔اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-24
ہفتہ 30۔اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-58
ہفتہ 30۔اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-20

نواز شریف کو معاف کردیں

وائس آف امریکہ نے دعویٰ کیا ہے کہ متحدہ عرب امارات کے شیخ زید بن سلطان نے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف سے کہا ہے کہ وہ نواز شریف کو معاف کردیں۔ اسلام انتقام کی نہیں درگزر کی تلقین کرتا ہے۔ شیخ زید نے کہا کہ جلد بازی کی بجائے آہستہ آہستہ چلیں۔ خلیج ٹائمز کے ایڈیٹر نے لکھا ہے کہ شیخ زید نے ڈائریکٹ اپیل کی ہے کہ نواز شریف کو اچھی طرح رکھا جائے۔ ان کے بیان کی بہت اہمیت ہے فرانس کی خبر رساں ایجنسی نے کہا ہے کہ نواز شریف شیخ زید کے بہت قریب تھے۔

الٰہی بخش سومرو نے مسلم لیگ سے تعلق توڑلیا

معطل شدہ قومی اسمبلی کے سپیکر الٰہی بخش سومرو نے کہا ہے کہ ان کا مسلم لیگ سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ لٹیروں کا احتساب ضرور ہونا چاہئے۔

لٹیرے سن لیں میرے پاس ڈنڈا ہے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے ابوظہبی میں پاکستانیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لٹیرے سن لیں میرے پاس ڈنڈا ہے۔ دنیا کی پرواہ نہیں۔ کام کرتا رہوں گا۔ فوج کے لئے آخری موقع ہے۔ خزانہ خالی ہے۔ اکثر لٹیرے لاہور کراچی فیصل آباد میں بیٹھے ہیں۔ جاگیرداری ختم کرنا ہوگی۔ جمہوریت کے ٹائم فریم یا ریفرنڈم کی بات چھوڑیں۔ حکومت کا قبلہ درست کرنے دیں۔ پاکستان کے ایجنڈے کے لئے کام کرنے آیا ہوں۔ دنیا کا ایجنڈا نہیں دیکھ رہا۔ عوام ساتھ دیں۔ تارکین وطن انڈر سٹینڈنگ دیں۔ گورنر اور وزیر میرٹ پر مقرر کئے ہیں۔ اچھا کریں گے تو ٹھیک ہے ورنہ ہٹانے میں دیر نہیں لگاؤں گا۔ ان کے نام میرے کمپیوٹر میں نہیں تھے۔ عوام اور انٹیلی جنس رپورٹ پر منتخب کئے ہیں۔ اس بار اوپر سے بلا تفریق بے رحمانہ احتساب ہوگا۔ ٹانگوں پر بم باندھ کر دھمکانے والے جیل میں ہیں۔ آئندہ بھی کسی نے ڈرایا تو "اندر" کردیں گے۔ جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کے حل تک بھارت سے دوستی نہیں ہوگی۔

جنرل مشرف نے پروگرام دے دیا

سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو نے چیف ایگزیکٹو کی طرف سے سیاستدانوں کو حکومت نہ دینے اور احتساب کرنے کے اقدامات کے بارے میں واضح بیان پر کہا کہ جنرل مشرف نے پروگرام دے دیا ہے۔ کارکن اب تنظیم سازی کریں۔ کارکنوں کو جو وقت ملا اس سے بھرپور فائدہ اٹھا کر پارٹی کو از سرنو منظم کیا جائے۔

نواز اور شہباز کی اہل خانہ سے بات چیت

نواز شریف اور شہباز شریف نے فون پر اپنے اہل خانہ سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ میں خیریت سے ہوں۔ نواز شریف مکمل پرسکون تھے اہل خانہ سے کہا کہ آپ پریشان نہ ہوں میری دیکھ بھال اچھی طرح ہو رہی ہے۔ ان کی آواز نارمل تھی۔

طویل عرصہ اقتدار میں رہنے کی ضرورت

امریکی جرائد نے کہا ہے کہ جنرل پرویز اگر واقعی کرپشن کا خاتمہ چاہتے ہیں تو انہیں طویل عرصہ اقتدار میں رہنا ہوگا۔ احتساب صرف طاقت سے ہو سکتا ہے۔ اخبارات نے لکھا ہے کہ پرامن انقلاب کے بعد عالمی خدشات کی پہلی لہر ختم ہو چکی ہے۔ نواز شریف کرپشن کے الزام میں جیل جا سکتے ہیں۔ برسوں کیلئے سیاست سے بے دخل ہو سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جنرل پرویز بدنام لوگوں کو سیاست میں آنے سے روکیں گے۔

خوشخبری
وول - کاٹن - سلک - لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی - ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے - پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ - سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں -
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اعلیٰ زیورات خریدنے کے لیے معروف نام
الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم نمبر ۲ جیولرز حیدری
اور اب
الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 0231-664 - 5874164